سوال

(423) مسئلہ رضاعت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک لڑکی نے کسی عورت کا دودھ پیا، پھر اس لڑکی کے باپ نے اس عورت سے نکاح کر لیا، کیا لڑکی کا بھائی، اس عورت کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے جو اس کے سابقہ خاوند سے ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دودھ پینے والی لڑکی کے لیے عورت کے تمام رشتہ دار نسبی رشتوں کی طرح ہو جاتے ہیں یعنی عورت کا خاوند، اس کا باپ، خاوند کے بھائی اس کے چچا اور اس کی اولاد لڑکی کے بہن بھائی بن جاتے ہیں، جیسا کہ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رضاعت سے وہ تمام رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں۔''[1]

یہ حرمت کا سلسلہ دودھ پینے والے بچے یا بچی کے لیے ہے۔ اس کے بہن بھائیوں کے ساتھ یہ سلسلہ قائم نہیں ہو گا۔ یعنی دودھ پینے والے بچے کے لیے وہ عورت ماں کے درجہ میں ہو گی جس کا بچے نے دودھ پیا ہے، اس بچے کے باقی بہن بھائی جنہوں نے اس کا دودھ نہیں پیا ان کا اس سے کوئی رشتہ دودھ کی وجہ سے قائم نہیں ہو گا، چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے ام یحییٰ بنت ابی اھاب رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا تو ایک دوسری عورت نے شہادت دی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے، حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''اب تم اسے کس طرح اپنے نکاح میں رکھ سکتے ہو جبکہ رضاعت کی اطلاع دے دی گئی ہے؟'' چنانچہ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو جدا کر دیا تو اس نے کسی دوسرے آدمی سے نکاح کر لیا۔[2]

حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ نے صراحت کی ہے کہ اس عورت نے اپنے خاوند کے بھائی حضرت ظریب بن حارث رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا تھا، اس واقعہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ دودھ کا رشتہ صرف دودھ پینے والے تک محدود رہتا ہے، اس کے بہن بھائیوں کو متاثر نہیں کرتا، اس بنا پر جس لڑکی نے کسی عورت کا دودھ پیا ہے تو اس لڑکی کا بھائی، عورت کی اس لڑکی سے شادی کر سکتا ہے جو پہلے خاوند سے ہے، کیونکہ اس لڑکے کا اس عورت اور اس کی بیٹی سے کوئی حرمت کا تعلق قائم نہیں ہوا ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] صحیح بخاری، النکاح: ۲٦٤٤۔

[2] بخاری الشھادات: ۲٦٦۰۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث]

جلد:3، صفحہ نمبر:360

محدث فتویٰ